استفتاء

حضرت مفتی صاحب جامعہ دارالعلوم کراچی سے جاری شدہ فتویٰ نمبر 2119/30 سوال کے ساتھ لف ہے، جس میں درج سوال کی وضاحت مطلوب ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ چالیس دِن والی تبلیغی جماعت مقامی مرکز سے 10 دن راستے کی چھوٹی تشکیل کے نام سے رخ لے کر قریبی علاقوں میں دعوت و تبلیغ کا کام شروع کر دیتی ہے، جو کہ عموماً اس مقامی شہر سے باہر کا مقام ہوتا ہے، اور ان احباب کی یہ تشکیل بعض مرتبہ 48 میل سے کم فاصلہ پر ہوتی ہے، یہاں تشکیل پوری ہوتے ہی ایک یا دو دِن کے لیے رائے ونڈ چلے جاتے ہیں اور وہاں سے اپنی بڑی تشکیل کے رخ کو لے کر روانہ ہوتے ہیں جو کہ عموماً کسی اور صوبہ میں ہوتی ہے اور اس کے وطنِ اصلی یا وطنِ اقامت سے مسافتِ شرعی پر واقع ہوتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ جماعت کے افراد اس چھوٹی تشکیل میں قصر نماز ادا کریں گے یا پوری نماز ادا کریں گے؟

مستفتی: عبد الرحمٰن

03229521090

الجواب باسم ملهم الصواب

واضح رہے کہ جب کسی شخص کا سفر پر نکلنا (انشاءِ سفر) مسافت سفر شرعی یا اس سے زائد ہو خواہ راستے میں کچھ دِن کے لیے کسی جگہ قیام کرتے ہوئے منزل پر پہنچنا مقصود ہو تو ایسا شخص اپنے پورے سفر میں قصر نماز ہی پڑھے گا خواہ بیچ کی منزل مسافتِ شرعی پر ہو یا نہ ہو، جبتک وہ کسی جگہ کو وطنِ اقامت نہ بنالے، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں وہ تمام افراد جو اپنے گھر سے مسافتِ شرعی کی نیت سے نکلتے ہوں راستے میں قصر نماز ادا کریں گے، البتہ وہ افراد جو ان افراد کے ساتھ تو نکلے ہیں، مگر ان کی نیّت مسافتِ سفر کی نہیں، بلکہ دس دِن بعد واپس گھر لوٹ آنے کی ہے ایسے افراد پوری نماز ادا کریں گے۔ غالباً دارالعلوم کراچی کے فتویٰ میں بھی یہی مراد ہے کہ اگر نکلتے ہوئے (انشاءِ سفر) نیّت صرف قریبی بستی/شہر کی ہے تو اس صورت میں پوری نماز پڑھی جائے گی، قصر جائز نہیں ہے۔ **(ماخذ امداد السائلین بتصرف ج2 ص139 و امداد الفتاویٰ ج1 ص450)**

التاتارخانیة(8/2)

ولو انّ مسافراً دخل مصراً من الامصار لحاجة عنت له وهو علی نیّة الخروج بعد قضاء حاجته غداً او بعد غد فانه لا یکون مقیماً و ان مضت علیه سنة مالم ینو الاقامة خمسة عشر یوما.

الهندية(139/1)

ولا بد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلا لا يترخص أبدا ولو طاف الدنيا جميعها بأن كان طالب آبق أو غريم أو نحو ذلك ويكفي في ذلك القصد غلبة الظن يعني إذا غلب على ظنه أنه يسافر قصر ولا يشترط فيه التيقن، كذا في التبيين. . . . ولا يزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر، كذا في الهداية. هذا إذا سار ثلاثة أيام أما إذا لم يسر ثلاثة أيام فعزم على الرجوع أو نوى الإقامة يصير مقيما.

Scanned by CamScanner

فبه ابضاً (139/1)

وإن نوى الإقامة أقل من خمسة عشر يوما قصر، هكذا في الهداية. ولو بقي في المصر سنين على عزم أنه إذا قضى حاجته يخرج ولم ينو الإقامة خمسة عشر يوما قصر، كذا في التهذيب.

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: عمار یاسر شاہ عفی عنہ

دار الافتاء: صادق آباد

20/ جمادی الثانی 1441ھ بمطابق 15/ فروری 2020ء

دستخط: **مفتی محمد ابراہیم** صاحب مدظلہ

الجواب صحیح

محمد ابراہیم

۲۰/۶/۱۴۴۱ھ

دار الافتاء صادق آباد — مفتی

دستخط: **مفتی احسن عزیز** صاحب مدظلہ

الجواب صحیح

عفی عنہ

۲۰/۶/۱۴۴۱ھ

دستخط: **مفتی طارق بشیر** صاحب مدظلہ

الجواب صحیح

طارق بشیر عفی عنہ

۲۰/۶/۱۴۴۱ھ

دار الافتاء صادق آباد — نائب مفتی

دار الافتاء صادق آباد — فتویٰ نمبر 76/6 — مورخہ 20/6/1441ھ

دار الافتاء صادق آباد — نائب مفتی

Scanned by CamScanner